رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۴۰ | بدھ ۵- رمضان ۱۴۱۴ھ ' ۱۶- تبلیغ ۷۳ ۱۳ھش ' ۱۶- فروری ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل اور انصار اللہ کے اسیران کی رہائی

کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

ربوہ = ۱۵ فروری۔ روزنامہ الفضل ربوہ اور ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے ایڈیٹر صاحبان' پرنٹر اور پبلشر صاحبان کی گرفتاری کو ایک ہفتہ گزر چکا ہے اور ابھی تک ان کی ضمانت منظور نہیں ہوئی۔ اس وقت یہ مقدمہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔

احباب کرام سے جملہ اسیران محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل' محترم آغا سیف اللہ صاحب پبلشر و مینجر الفضل (جو ناظم دار القضا بھی ہیں) محترم قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر الفضل و انصار اللہ' محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ اور محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب پبلشر ماہنامہ انصار اللہ کی جلد رہائی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

عبادات کا فلسفہ یہ ہے کہ تعلق باللہ ہی اخلاق کو بلندی عطا کرتا ہے

تعلق باللہ مذہبی تعلیم اور عبادات سے ہی حاصل ہوتا ہے

جتنی شرافت دنیا میں موجود ہے یہ مذاہب ہی کے چھوڑے ہوئے اثرات ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ۹- فروری ۱۹۹۴ء کو فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: ۹- فروری ۱۹۹۴ء- سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ نے فرمایا ہے کہ عبادات کا گہرا فلسفہ یہ ہے کہ تعلق باللہ ہی انسان کے اخلاق کو سربلندی عطا کرتا ہے۔ اور یہ تعلق مذہبی تعلیم سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر عبادت نہیں تو مردہ روح ہو گی۔ خدا ہی کی ذات پر تمام اخلاق کی بنیاد قائم ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے یہ ارشادات احمدیہ ٹیلی ویژن پر اپنے روزانہ کے پروگرام میں ارشاد فرمائے۔

پروگرام کے آغاز میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ بچیوں کے جو پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سجاوٹ تو اچھی ہے مگر بچیاں یوں تن کر کھڑی ہیں کہ گویا حرکت کرنا بھی غلط ہے دوسرے یہ کہ آوازوں میں نغمگی نہیں ہے۔ نغمے کی خوبصورت طرز نکلوانی چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان نغموں سے یہ فائدہ ہو رہا ہے کہ اردو جاننے والے بھی حضرت بانی سلسلہ کے کلام سے آشنا ہو رہے ہیں۔

مجلس سوال و جواب کا آغاز کرتے ہوئے حضرت صاحب کی خدمت میں پہلا سوال مکرم منیر جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے یہ پیش کیا کہ ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ احمدیت کو سچا ماننے کے بعد کیا بیعت کرنا بھی ضروری ہے یا صرف ایمان لانا ہی کافی ہے۔

کیا بیعت کرنا ضروری ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا روزانہ مجھے ایسے پیغامات بذریعہ فیکس یا خطوط مل رہے ہیں کہ ہم نے احمدیہ ٹی وی دیکھا ہے۔ ہمیں پسند آیا ہے۔ آپ کے پروگراموں میں سچائی دکھائی دیتی ہے۔ یہ ہمارا پتہ ہے ہمیں اس پر لٹریچر بھجوائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ احمدیہ ٹی وی کا بہت ہی پیارا پھل ہے جو آسمان سے اتر رہا ہے۔ بہت سے پھل پکنے میں وقت لیتے ہیں جب یہ وقت گزر جائے تو دنیا بھر سے ایسے پھل ملا کریں گے۔

آپ نے سوال کے جواب میں فرمایا کہ معاشرے میں غیر کا اتنا دباؤ ہے صداقت کو قبول کرنے والے ہمت نہیں کرتے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ صداقت کو قبول کرنے کے دو معیار ہیں۔ ادنیٰ اور اعلیٰ۔ ادنیٰ یہ ہے دل میں قبول کرے۔ لیکن اس پر ٹھہرے رہنا خطرناک ہے۔ دل سے قبول کرو اور پھر دعا کرو۔ سب دنیا جو قربانیوں میں حصہ لے رہی ہے تو یہ اللہ کی خاطر ہے۔ محبوب حقیقی کی خاطر جو قربانیاں دی جاتی ہیں وہ انسان کو اللہ کے قرب میں بڑھاتی ہیں۔ تاہم یہ بات قرآن سے ثابت ہے کہ اگر دل میں بھی ایمان لے آئے تو اللہ کے نزدیک وہ قابل قبول ہوتا ہے۔

خدا کے سوا کسی کو آقا کہنا؟

لاہور سے ایک خاتون نے سوال کیا کہ آپ کو اکثر آقا کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ کیا خدا کے سوا کسی کو آقا کہنا درست ہے حضرت صاحب نے اس سوال کے جواب میں فرمایا ویسے تو مجھے آقا کہنے سے بڑی الجھن اور Embarrasement ہوتی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ خدا کے سوا کسی کو آقا نہ کہا جائے۔ یہ بات درست نہیں۔ یہ لفظ بڑوں کے لئے عزت کے خیال سے بولا جاتا ہے۔ ایران میں اس کے لئے لفظ آغا ہے۔ جو عام طور پر بڑے کے لئے بولا جاتا ہے۔ آقا کا لفظ کوئی بھی ماتحت اپنے افسر کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ اس کا شرک سے کوئی تعلق نہیں۔

خدا کا شکر ادا کرنے کا مطلب؟

ایک سوال کرنے والے بچے نے کہا کہ کوئی حادثہ ہوتا ہے لوگ زخمی ہوتے ہیں۔ کار تباہ ہو جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اللہ کا شکر ہے جان نہیں گئی۔ ایسی صورت حال میں شکر کرنے کا کیا جواز ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ غم کے وقت

باقی صفحہ ۴ پر

درخواست دعا

○ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو مورخہ ۹۴-۲-۱۴ کو اچانک بلڈ پریشر کی تکلیف ہو گئی تھی اور فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ طبیعت بفضل تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب وکیل التبشیر رقم فرماتے ہیں۔

مکرم ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی والدہ محترمہ کے بارے میں تازہ اطلاع یہ ہے کہ دل کی حالت کافی بہتر ہے اور تقریباً نارمل ہے لیکن احتیاطاً Pace Maker کا کنکشن ابھی تک قائم رکھا گیا ہے۔ پوری طرح ہوش میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری عبد الباسط صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۹۴-۱-۱۲ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور اقدس نے نومولودہ کا نام "صبیحہ باسط" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب آفیسر سٹیٹ بینک فیصل آباد کی نواسی اور چوہدری اللہ بخش ریٹائرڈ زراعت ماسٹر ربوہ کی پڑپوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک' صالح اور خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۶ - تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ۱۶ - فروری ۱۹۹۴ء

منصور کا نعرہ

حق و باطل کی کشمکش کی تاریخ انسانی تاریخ جتنی ہی پرانی ہے۔ اس کے ذکر سے ہر دور کی تاریخ کے صفحات اور ہر دور کے قصے بھرے پڑے ہیں۔ ہمیشہ ہی یہ صورت حال اہل نظر کو ان دیکھی آزمائشوں سے گذارا کرتی ہے۔ اور تاریخ کے صفحات شاھد ہیں کہ ان آزمائشوں سے گذرنے والے ہمیشہ ثابت قدمی کے ساتھ حالات کے جبر کا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ اور اگر تاریخ کے دامن میں کوئی ایسا واقعہ ملتا ہے جس کو پڑھ کر دل آج بھی محبت و عقیدت سے بھر جاتے ہیں تو وہ ایسے ہی لوگوں کی جرات و دلیری کے کارنامے ہوتے ہیں۔ ورنہ بادشاہوں کے ظلم و ستم ہوں یا عیش و عشرت کی داستانیں ان سے کسی کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔

آج بھی تاریخ اپنے آپ کو دوہراتی ہے۔ آج بھی حق و باطل کی وہ ازلی کشمکش جاری ہے۔ آج بھی نعرۂ حق بلند کرنے والے وہی منصور صفت لوگ موجود ہیں جو جس کو حق اور سچ سمجھتے ہیں کہتے اور کر گزرتے ہیں۔ اس جرم کی انہیں جو سزا ملتی ہے اس کو وہ پوری بشاشت سے قبول بھی کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا سفر بھی انہی پتھروں سے گذر کر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ہر آنے والا دن اللہ کی رحمتوں اور آزمائشوں کی نئی داستان سامنے لاتا ہے۔ آج بھی احمدیت کو اللہ تعالیٰ نے وہ دل عطا کئے ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ اسیر راہ مولا بننے کی سعادت انہی کو ملتی ہے جن کا نام ان کے رب نے تاریخ کے صفحات میں جلی اور سنہرے قلم سے لکھنے کے لئے خود منتخب کیا ہوتا ہے۔

اس موقعہ پر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب (جو پیرانہ سالی میں قید و بند کی صعوبتیں جوانوں کی سی ہمت سے برداشت کر رہے ہیں) کا ایک قطعہ عین برمحل اور مناسب حال یاد آرہا ہے۔

منصور سے کہنے والوں نے یہ بات کہی خاموش رہو
تعبیر ہے الجھی الجھی سی اس نعرہ کی خاموش رہو
منصور بھلا خاموش رہا، منصور نے جو کہنا تھا کہا
بے نعرہ جینے کو سمجھو جینے کی نفی خاموش رہو

احباب کرام سے دیگر تمام اسیران کی جلد رہائی اور ثبات قدم کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ہر شخص کے ہمدردئ انسان کے جذبات
ابھرے ہیں جو دیکھے ہیں اسیرانِ حوالات
مولا یہ ترا فضل ہے اب ہم بھی ہیں شامل
ہم پر بھی اسیروں کی طرح لطف و عنایات

۹۴-۲-۱۱ ابو الاقبال

بر موقع آغاز نشریات ایم ٹی اے

خدائے قادر و عادل تری ثنا کے لئے
تمام لفظ مرے وقف ہیں دعا کے لئے

ہوا کے دوش پہ لاکھوں گھروں میں دَر آیا
نکل گیا تھا جو گھر سے کبھی خدا کے لئے

یہ کارہائے غریبُ الدّیار بھی دیکھیں
جو منتظر ہیں دمِ عیسیٰ و عصا کے لئے

پیامِ شوق لئے چل پڑی ہے ہر جانب
قبیلۂ شہر کوئی خوں بہا ہوا کے لئے

عجیب خیر رساں ہیں کہ چل کے گھر آئے
ہے اب بھی کوئی بہانہ کسی اَنا کے لئے

فضا میں نغمۂ شادی بکھر چکا لوگو
بڑھاؤ ہاتھ ذرا تم بھی اب حنا کے لئے

تُو خوش بہت ہے مگر دیکھ سادہ دل محمود
وہ گھر کو بُھول نہ جائے کہیں سدا کے لئے

مبشر احمد محمود

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

ا۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دار الضیافت، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفیہ بیگم

حضرت مولوی شیر علی صاحب

ہمارے گھر میں بہت سے افراد رہتے تھے۔ میرے نانا حضرت مولوی شیر علی صاحب جنہیں سب گھر میں اباجی اباجی کہتے تھے بہت لمبے اونچے مضبوط جسم کے پیار کرنے والے بزرگ تھے۔ سفید قمیض ٹخنوں سے اونچی سفید شلوار اور سفید ململ کی پگڑی پہنتے۔ پاؤں میں دیسی جوتا۔ سردیوں میں بھاری براؤن رنگ کی گرم چادر۔ لوئی کندھوں پر ڈال لیتے۔ ہاتھ میں چھڑی ہوتی عام طور پر نیچی نگاہیں اور ہونٹوں پر تسبیح تحمید کا ورد رہتا۔

اماں جی میرے ماموں ڈاکٹر عبدالرحمٰن رانجھا۔ عبدالرحیم' عبداللطیف' عبدالحلیم اور عبدالحمید۔ میری والدہ خدیجہ زینب اور خالہ امتہ الرحمٰن صاحبہ سب ایک ہی جگہ رہتے اور سب کے بچے ایک ہی جگہ پلے بڑھے۔

میرے ننھال اور ددھیال کا خاندان ایک ہی تھا۔ میرے دادا حضرت حکیم مولوی شیر محمد صاحب نے سب سے پہلے احمدیت قبول کی۔ رفقائے حضرت بانی سلسلہ میں سے تھے۔ یہ اباجی کے حقیقی چچا تھے۔ اباجی کے والد حضرت مولوی نظام الدین اپنے وقت کے جیّد علماء میں سے تھے۔ اور ادرحمہ موضع عبدالرحمٰن ضلع سرگودھا کی مسجد میں درس قرآن مجید دیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حق کی روشنی دکھائی تو اسی جگہ حضرت بانی سلسلہ کی صداقت اور اپنے قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اس طرح ادرحمہ میں احمدیت کا پودا لگا جو احمدی گاؤں کے نام سے مشہور ہوا۔

اباجی کی والدہ نہایت ذہین و فہیم پارسا خاتون تھیں۔ اپنے خاوند سے پہلے بیعت کی۔ آپ حافظ قرآن تھیں۔ رفقائے حضرت بانی سلسلہ میں شامل تھیں وصیت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے دیئے۔ عبدالعلی اور شیر علی۔ وہ اپنے بیٹوں کو اس طرح دعا دیتیں۔۔

علی تے شیر تواڈیاں عمراں ہون ڈھیر
جدوں تک جیو دودھ مجیں دا پیو

اباجی نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے کیا تو حکومت برطانیہ کی طرف سے ڈپٹی کمشنر کے عہدے کی پیشکش ہوئی مگر آپ نے اپنی زندگی قادیان میں حضرت بانی سلسلہ کے قدموں میں گذارنے کا فیصلہ فرمایا۔ وہ حضرت اقدس کے فدائیوں میں سے تھے۔ اس مرشد کامل نے آپ کی خاندانی علم دوستی' فطری سچائی اور تعلیمی قابلیت کو دینی رنگ میں رنگین کر دیا۔ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہوا۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا۔ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہو گیا۔ قادیان آنے کے کچھ عرصہ بعد اماں جی (نانی اماں) کو بھی قادیان لے آئے۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنے گھر میں ایک کمرہ رہائش کے لئے دے دیا۔ قریب رہے تو حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم حرم حضرت بانی سلسلہ کے حسن سلوک کی وجہ سے ان سے عقیدت بڑھی۔ پھر ساری زندگی صبح کی نماز کے بعد حضرت اماں جان کو سلام کرنے آتے رہے حضرت اماں جان فرمایا کرتیں۔ "شیر علی میری ڈیوڑھی کا خادم ہے۔" اسی زمانے میں ایک دفعہ آپ شدید بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ ٹی۔ بی ہو گئی ہے۔ ٹی بی کو لاعلاج مرض سمجھا جاتا تھا۔ بس مریض کھانس کھانس کر بخار سے کمزور ہو کر ختم ہو جاتا اباجی کو کھانسی بہت تھی اور کھانسی میں دودھ پینا زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے آپ کے لئے بہت دعا کی۔ دعائیں قبول ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ٹی۔ بی سے مکمل نجات مل گئی۔ آپ مکمل طور پر تندرست ہو گئے۔ اور طویل زندگی پائی۔ آپ کی زندگی کا ہر دن حضرت بانی سلسلہ کی قبولیت دعا کا زبردست نشان تھا۔ بیماری سے شفایابی کا ایک ثبوت آپ کا کثرت سے دودھ پینا ہے۔ ٹی۔ بی میں دودھ نقصان دہ ہوتا ہے۔ جب آپ ٹھیک ہو گئے تو حضرت اقدس نے آپ کو گائے کا دودھ پینے کا ارشاد فرمایا۔

جب تک اباجی زندہ رہے ہمیشہ چار پانچ بھینسیں دودھ پینے کے لئے گھر میں رکھتے۔ اباجی نے اتنا دودھ پیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ یعنی بارہ چودہ سیر دودھ روزانہ پیا کرتے تھے۔ ایک طرح سے یہی ان کی غذا تھی۔ کھانا یعنی سالن روٹی صرف ایک وقت رات کو کھاتے تھے۔ قادیان کے گرد و نواح کے سکھ جاٹ آپ کو دیکھنے آیا کرتے تھے کہ اس کے گھر ہمیشہ چار پانچ بھینسیں رہتی ہیں اور یہ آدمی صرف دودھ پیتا ہے۔ تقسیم برصغیر کے بعد جس دن قادیان سے پاکستان آئے اس دن بھی پانچ بھینسیں گھر میں بندھی ہوئی تھیں۔ میرے ماموں عبداللطیف نے گھر سے نکلنے سے پہلے ان کے رسّے کھول کر آزاد کر دیا۔

حضرت اماں جان محترمہ نصرت جہان بیگم اباجی اور اماں جی کا بہت احترام فرماتی تھیں۔ اکثر صبح جب سیر کے لئے نکلتیں تو اباجی کے گھر آتیں اور اماں جی سے فرماتیں۔ میرے شیر علی کی بھینسیں کتنا دودھ دیتی ہیں۔ اور کبھی آپ کو اپنے گھر کے لئے بھینس کی ضرورت ہوتی تو اماں جی سے فرماتیں اس طرح کی بھینس مجھے بھی ڈھونڈ کر دلاؤ۔ ایک دفعہ رات کو چور سب بھینسیں لے گئے۔ صبح سارے شہر والوں کو پتہ چل گیا۔ آپ صبح ہی صبح اباجی کے گھر تشریف لائیں اور فرمایا شیر علی کی بھینسیں چوری نہیں ہو سکتیں وہ واپس آ جائیں گی۔ اور خدا کی شان صبح دس بجے سب بھینسیں رسّے تڑوا کر گھر آ گئیں۔

اباجی انیسویں صدی کے آخری عشرہ میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد قادیان آ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے پھر ہمیشہ کے لئے وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اور تمام زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر دی۔ آپ نہایت سادہ۔ مخلص۔ ہمدرد۔ خدا تعالیٰ سے والہانہ عشق رکھنے والے تھے۔ (ان کے لئے یہ الفاظ بہت کم ہیں) وہ حضرت بانی سلسلہ کے فدائیوں میں سے تھے۔ اور آپ سے سچا تعلق تھا۔ بانی سلسلہ کی صحبت میں رہ کر آپ کی ان خوبیوں میں اور نکھار آ گیا۔ اباجی خدا کی محبت میں جذب ہو کر رہ گئے۔

اباجی نے فرشتوں جیسی پاکیزہ زندگی گذاری۔ آپ میں عجز و انکسار بہت تھا۔ ہر ایک سے بلا لحاظ قوم و ملت محبت اور شفقت کا سلوک کرتے۔ راستے میں کوئی بھی ملتا اسے سلام کرتے۔ مصافحہ کرتے۔ خیریت دریافت فرماتے۔ کسی کے گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کے لئے ضرور جاتے۔ اگر کسی کو دوائی کی ضرورت ہوتی۔ اکثر خود ہسپتال جا کر دوائی لا کر دیتے۔ ہماری اماں جی سنایا کرتی تھیں کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد پورے ملک میں ایک ایسا وبائی بخار پھیلا کہ کوئی گھر ایسا نہ رہا جہاں کسی کو بخار نہ ہوا ہو۔ ایسے حالات میں خدا تعالیٰ نے اباجی کو بندگان خدا کی خدمت کا موقع عطا فرمایا۔ وہ ہر گھر جاتے بیماروں کو پانی پلاتے دودھ پلاتے۔ دوائی دیتے۔ غرض اس موقع پر خوب خوب ثواب کمایا۔

ہماری اماں جی نے اباجی کی روزمرہ زندگی میں صفائی ستھرائی کا بہت اہتمام رکھا۔ پاکیزگی اور طہارت کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اماں جی جیسی پاک عورت کو ان کا شریک حیات بنایا۔ انہوں نے اباجی کی صحت اور غذا کا بے حد خیال رکھا۔ سردیوں میں اباجی کے کمرے میں ان کا پلنگ اور گرم بستر ہوتا تھا۔ اس بستر پر کوئی دوسرا نہیں سوتا تھا۔ کوئی ماں گود میں بچہ لئے اس پر نہیں بیٹھ سکتی تھی۔ تاکہ بستر آلودہ نہ ہو۔ گرمیوں میں صحن میں چارپائیوں پر سوتے تھے۔ اباجی کا گرمیوں کا بستر اور چارپائی الگ ہوتی تھی۔ جو اباجی کے اٹھنے کے بعد اٹھا کر کھڑی کر دی جاتی تھی۔ کوئی بچہ اس پر سوتا تھا نہ بیٹھتا تھا۔ اس کا مقصد چارپائی اور بستر کو پاک رکھنا تھا۔

صراحی نما لوٹا (جس کو کوزا کہتے تھے) ان کے وضو کے لئے مخصوص تھا۔ پانی کا لوٹا ہمیشہ بھرا رہتا تاکہ اباجی کو "نلکے سے" پانی نہ نکالنا پڑے۔ لوٹے کا منہ بہت تنگ تھا تاکہ کوا پانی میں چونچ نہ ڈال دے۔ روزانہ لوٹا پاک صاف کر کے پانی بھرا جاتا۔ جس پیڑھی (چوکی) پر بیٹھ کر وضو کرتے وہ بھی الگ تھی۔ غرضیکہ ہر وقت اس دھیان میں رہتی تھیں کہ کوئی بچہ کسی بھی وقت ان کے استعمال کی چیز کو ناپاک نہ کر دے۔ کھانے اور پینے کے برتنوں کو مانجھ کر پاک صاف کر کے رکھا جاتا۔ چینی کے بڑے بڑے پیالے اباجی کے دودھ پینے کے لئے ہوتے تھے۔ ایسے برتن جس میں سے دودھ باہر نظر نہ آئے۔ اس کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ دودھ کے علاوہ اباجی کچے انڈے پی لیتے تھے۔ گھر میں مرغیاں رکھنا تازے انڈے مہیا کرنا اور ان انڈوں کو مٹی کے برتنوں میں گیلی ریت ڈال کر رکھنا۔ (کیونکہ ان دنوں فرج نہیں ہوتے) آدھی رات کے وقت جب وہ بستر پر لیٹتے تو خود دودھ دیتیں۔ صبح کے وقت ناشتے میں ان کو ایسی چیزیں (موسم کے لحاظ سے) کھلاتی تھیں جو ان کے دماغی کام کے لئے مفید ہوں۔ غرض ہر وقت ان کی غذا کی پاکیزگی۔ صفائی اور تازگی کا اہتمام کرتی تھیں۔ حضرت اقدس کی دعاؤں کے طفیل گھر میں دودھ' لسی' مکھن کا ایک لنگر ہمیشہ جاری رہا۔ بڑی مقدار میں دودھ بلویا جاتا۔ سیروں مکھن نکلتا گھڑوں لسی بنتی۔ جو صبح ہی صبح ختم ہو جاتی۔ لوگ برتن لے لے کر آتے اور بھر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

ایسی نصیحت کرتے ہوئے احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ ایسے انداز میں بات نہ کریں جس سے فائدے کی بجائے نقصان ہو۔ اس شکر کا صحیح پس منظر سمجھانا چاہئے۔ کمزوروں کے لئے اس انداز میں بات کرنی چاہئے کہ انسانی کوشش کے نتیجے میں اس سے بھی زیادہ نقصان کی توقع تھی حادثہ ایسا تھا کہ سب کچھ جا سکتا تھا۔ جو کھویا گیا اس پر افسوس کرنے سے کیا حاصل ہے۔ وہ تو اب واپس نہیں آسکتا۔ اس لئے جو بچ گیا ہے اس پر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اگر شکر نہ کریں گے تو ایک تو اپنی چیز گئی اور دوسرے یہ کہ اللہ کی رضا بھی حاصل نہ ہوئی۔ یعنی یہ بات واضح ہو کہ حادثہ قابل شکر نہیں ہے جو بچ گیا اس کا شکر ہے۔ یہ اللہ والوں کا طریق ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے اس بات یوں بیان فرمایا ہے کہ۔

سب کچھ تری عطا ہے
گھر سے تو کچھ نہ لائے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو غالب کا ایک شعر بہت پسند تھا۔ اسے بار بار پڑھا کرتے تھے'

جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا!!

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ کے شکر کا پورا مفہوم دل پر نقش ہو تو جو کھویا گیا ہے اس کا افسوس کم ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میری ایک نئی کتاب زیر طبع ہے وہ جب چھپ جائے گی تو اس کے ایک باب میں اس مضمون کا بھی ذکر مل جائے گا۔

چار بیویوں اور لونڈی رکھنے کا جواز

ایک اور سوال یہ تھا کہ چار بیویوں کے علاوہ لونڈی رکھنا بھی جائز ہے۔ اس کا کیا جواز ہے؟۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں اس کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا کہ آج قرآن کریم کے بیان کردہ وہ حالات اطلاق پا رہے ہیں جس کے تحت چار بیویوں کے بعد ایک لونڈی کی بھی اجازت ہو۔ لونڈی کی اجازت صرف جنگوں کے وقت ہے۔ جب غلام بنائے جاتے تھے۔ وہ زمانہ وہ تھا جب جنگوں کے بعد قیدی تقسیم کئے جاتے تھے اس وقت کے مناسب حال یہ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اگر یہ حکم جاری نہ ہوتا تو سارا معاشرہ بدیوں سے بھر جاتا۔ اس وقت مخالف دشمن بھی مسلمانوں کے ساتھ یہی سلوک کیا کرتا تھا۔ اور جنگی عدل کا یہ تقاضا ہے کہ دشمن اگر زیادتی کرتا ہے تو تم بھی اسی حد تک جواب دے سکتے ہو۔ اس سے زیادہ کی اجازت نہیں جنگی قیدیوں یعنی غلاموں کے بارے میں ہدایت تھی کہ ان پر ظلم نہ کرو جو خود کھاتے ہو ان کو کھلاؤ۔ لونڈی کی اجازت اس لئے دی تھی کہ اگر جنگی قیدی عورتیں عام معاشرے میں پلتیں تو سارے معاشرے میں بدی پھیل جاتی۔ یہ خدا ہی کا قانون ہے۔ خدا مالک ہے وہ اگر حکم دیتا ہے کہ اس اس طرح سے شادی کرو تو شادی جائز ہوتی ہے۔ اسی طرح سے یہ حکم بھی خدا کا ہے۔ پھر غلاموں کی آزادی کے کئی طریق بتائے گئے ہیں مگر غلام بنانے کا کوئی طریق نہیں ہے۔ اگر مسلمان سچے طور پر اس پر عمل کرتے تو غلامی کلی طور پر ختم ہو جاتی۔ اگر ایک برتن میں پانی نکالنے کے زیادہ راستے ہوں اور ڈالنے کے کم تو ایک وقت وہ برتن خالی ہو جائے گا۔ اسلام کے مطابق سوائے خون ریز جنگ کے اور کسی طرح سے غلام بنانا ہرگز جائز نہیں ہے۔

مغرب کی شرافت کا لبادہ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ مغرب والے عجیب شرافت کے لبادے اوڑھ کر اسلام پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ عملاً ان کے معاشرے میں کتنی بے حیائی ہے۔ ایک عورت کے بعد دوسری عورت سے شادی کرنا تو وحشت و بربریت ہے اور عملاً ایک بیوی کے ہوتے ہوئے عام بے حیائی کی جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ جب کالج میں اس قسم کی بحث ہو رہی تھی تو ایک غیر مسلم نے طنزاً" مسلمان سے سوال کیا کہ سنا ہے تمہاری چار چار مائیں ہوتی ہیں تو مسلمان نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے فور فادرز (چار چار باپ) ہوتے ہیں۔ اس طرف ان کی نظر نہیں جاتی۔ ہر جنگ کے بعد یورپ میں یہ خرابیاں پہلے سے بڑھ کر پیدا ہوئی ہیں۔

عبادات کی ضرورت

ایک اور سوال یہ پیش کیا گیا کہ میرا بھائی امریکی سوسائٹی سے بڑا متاثر ہے وہ کہتا ہے کہ مذہب کے ارکین نماز روزہ کی کیا ضرورت ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ دراصل امریکہ اور یورپی معاشرے سے متاثر ہیں۔ ان کو جاننا چاہئے کہ جہاں جہاں سے مذہب اٹھ گیا ہے وہاں معاشرے میں شرافت باقی نہیں رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن نے نماز روزے کے فلسفے کو بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ عبادات انسان کو بدی سے روکتی ہیں۔ اگر یہ ایسی نمازوں والے کو دیکھے جو اس سے زیادہ شریف ہے اور اچھا اخلاقی معیار رکھتا ہے تو اسے پتہ چلتا کہ فی الحقیقت یہ باتیں عبادت سے ہی حاصل ہوتی ہیں امر واقعہ یہ ہے کہ جتنی شرافت دنیا میں موجود ہے یہ مذہب ہی کے چھوڑے ہوئے اثرات ہیں انسان کو مذاہب کا ممنون ہونا چاہئے کہ یورپ میں جتنی اچھی باتیں ہیں وہ عیسائیت کے اثر سے ہیں عیسائیت کو کلیتہ "رد کرنا مناسب نہیں ہے کہ انہوں نے خدا کا بیٹا بنا لیا ہے۔ قرآن بعض عیسائیوں کی تعریف بھی کرتا ہے اور ان کو ان کے مذہب پر عمل کی تلقین کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھ سے ایک ملک کے وزیر تعلیم نے کہا کہ ہم تعلیمی نصاب میں مذہبی تعلیم رکھنا چاہتے ہیں لیکن خدشہ ہے کہ اس سے مذاہب کے اختلاف سامنے آجائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کو بتایا کہ اگر آپ مذاہب کا تجزیہ کریں تو آپ کو پتہ لگے گا کہ مذاہب میں ایک تو نظریات ہیں اور دوسرے انسانی تعلقات ہیں۔ نظریات و عقائد میں تو اختلاف ہے لیکن عموماً" مذاہب میں اخلاق کو بہت کم بگاڑا جاتا ہے۔ گئے گزرے دور میں بھی مذاہب کی اخلاقی تعلیم کو ختم نہیں کیا گیا۔ عیسائیت' یہودیت ہندوازم' کنفیوشس ازم وغیرہ میں کوئی مذہب ایسا نہیں جو جھوٹ کی تعلیم دیتا ہو۔ یا چوری کی یا تکبر کی تعلیم دیتا ہو۔ اس لئے نصاب میں مذاہب کی اخلاقی تعلیمات کو شامل کریں۔

اخلاقی تعلیم بدیوں سے روکتی ہے

حضرت صاحب نے فرمایا کہ مذاہب بگڑ بھی جائیں تو ان کی اخلاقی تعلیم بدیوں سے روکتی ہے۔ تعلق باللہ ہی اخلاق کو بلندی عطا کرتا ہے اور یہ تعلق باللہ عبادات سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ پر ایمان تو اخلاق کے لئے برتھ مارک (پیدائشی نشان) کی حیثیت رکھتا ہے اس کو ختم کریں گے تو اخلاق ختم ہو جائیں گے۔

حضرت صاحب نے ایک سائنسدان کی کہانی سنائی جس کو اپنی بیوی سے بے حد محبت تھی۔ اس کی بیوی ہر لحاظ سے حسین اور اعلیٰ کردار کی حامل تھی مگر اس کے چہرے پر ایک پیدائشی نشان تھا۔ جو سائنسدان کو بہت برا لگتا تھا۔ آخر اس نے بڑی محنت اور کوشش سے ایک ایسی دوائی ایجاد کی جو ایسے نشانات کو مٹا دیتی تھی۔ اس نے اپنی بیوی کو وہ دوائی پلائی اور اس کا اثر دیکھنے لگا وہ نشان مدھم ہونا شروع ہوا اور آہستہ آہستہ غائب ہونے لگا۔ وہ سائنسدان اپنی دوائی کا اثر بڑی توجہ سے دیکھتا رہا۔ آخر جب وہ نشان غائب ہوا تو ساتھ ہی اس کی بیوی کی روح بھی جسم سے پرواز کر گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ خدا کی ہستی اخلاق کے لئے ویسا ہی اثر رکھتی ہے۔

حضرت صاحب نے سوال کیا کہ امریکہ میں کیا ہو رہا ہے جتنے جرائم اس ملک میں ہوتے ہیں اور کسی ملک میں نہیں ہوتے۔ اور جب یہ اخلاق قومی سطح پر آتے ہیں تو شدید قسم کے ظلم اور بربریت کو جنم دیتے ہیں پھر اس سے گلف وار اور ویت نام سامنے آجاتا ہے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا ہی کی ذات پر تمام اخلاق کی بنیاد قائم ہے جس نے پیدا کیا ہے اور انسان کی خاطر سب کچھ بنایا ہے۔ جو کائنات کے ایک ایک جاندار کو رزق دیتا ہے۔ جو اگر کسی رزق سے ہاتھ کھینچ لے تو سب رزق جاتا رہتا ہے وہ کوئی حکم دے تو اس سے اتنا انحراف کیا جاتا ہے اور وہ مالک جو روزانہ آٹھ گھنٹے کام لیتا ہے ساری صلاحیتوں کو نچوڑ لیتا ہے اس کے ایک ایک حکم کو مانا جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر زندگی میں موت کے بعد کی زندگی کا کوئی تصور نہیں تو اخلاق بے معنی چیز ہیں بے وقوفی ہے۔ اگر مرنے کے بعد کوئی جزا سزا نہیں ہے تو اچھے اعمال کرنا بے کار ہے۔ عبادت سے وہ طریق سیکھے جاتے ہیں جس سے پاکیزہ اور صحت مند روح تیار ہوتی ہے اگر عبادت نہیں تو روح مردہ ہو جاتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اگر خدا ہے تو پھر یہ سوال نہیں اٹھا سکتے کہ کیوں اس کی تعمیل کی جائے۔ اس کی مدد کا حاصل کرنا اس کے تعلق کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اور یہ تعلق نماز روزے اور عبادات سے حاصل ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے آخر میں فرمایا خدا سے نہ رُوٹھیں وہ مناتا تو ہے مگر کب تک؟ ایک وقت آتا ہے کہ خدا منانا چھوڑ دیتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ خدا سے کبھی نہ روٹھیں اور روٹھنے کی جرأت بھی نہ کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

ڈاکٹر صلاح الدین- پی ایچ' ڈی- (انگلینڈ)
حال نیویارک

فضل عمر ہسپتال / ایک جائزہ

انتہائی نگہداشت کا یونٹ وامراض قلب کی نگہداشت کا یونٹ

INTENSIVE CARE UNIT (ICU) • CORONARY CARE UNIT (CCU)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر اچھے ہسپتال میں ICU اور CCU کا ہونا ایک لازمی جزو ہے۔ انتہائی بیمار مریضوں اور اپریشن کے بعد جب انسان بے ہوش ہوتا ہے یا ہوش میں آنے کے بعد بھی حواس خمسہ پوری طرح کام نہیں کر رہے ہوتے تو اس حالت میں ان مریضوں کی انتہائی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان مریضوں کو ایسے یونٹ میں رکھا جاتا ہے جہاں بہت ہی باریک بینی سے ان پر نظر رکھی جاتی ہے اور کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لئے ہر سہولت موجود ہوتی ہے۔ ایسے کمرہ کو انتہائی نگہداشت کا یونٹ ICU کہتے ہیں۔ جب ایک یا دو دن میں مریض کی حالت مستحکم ہو جاتی ہے تو پھر ان کو جنرل وارڈ میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جن مریضوں کو دل کا دورہ پڑتا ہے ان کی بھی انتہائی اور کڑی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان مریضوں کو ایسے کمرہ میں رکھا جاتا ہے جس میں ایمرجنسی کی تمام متعلقہ دوائیاں اور دل کی دھڑکن برقرار رکھنے والی مشینیں ہوں اس کو CCU کہتے ہیں۔ ان دونوں یونٹس میں نرسنگ کیئر اور تمام طبی سہولتیں بہت ہی اعلیٰ قسم کی ہوتی ہیں۔ ہر مریض پر ایک نرس کی مستقل ڈیوٹی ہوتی ہے۔ اور ۲۴ گھنٹوں کے دوران ایک مریض کی نگہداشت کے لئے تین نرسیں درکار ہوتی ہیں۔

ہمارے ملک میں اعلیٰ تربیت یافتہ نرسوں کی کمی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں نرسوں کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اور مریضوں کی بہترین دیکھ بھال اور علاج کے لئے نرسنگ ٹریننگ پروگرام شروع کیا جا چکا ہے۔ (اس پروگرام کے بارہ میں ایک علیحدہ آرٹیکل کی ضرورت ہے)۔

فضل عمر ہسپتال کی ترقی کی طرف حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہمیشہ خصوصی توجہ رہی ہے چنانچہ آپ کی ہدایت پر ہسپتال میں ICU اور CCU کے قیام کی کوشش کی گئی' پاکستان کی مشہور کمپنی احمد میڈیکس لاہور کی ٹیم نے (جس نے پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور اور شیخ زید ہسپتال میں ایسے ہی یونٹ بنائے ہیں) اسی نے فضل عمر ہسپتال کا سروے کر کے ایک نہایت جامع اور مفصل رپورٹ ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال مکرم کرنل (ریٹائرڈ) ایاز محمود احمد خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ایف آر سی پی سربراہ شعبہ میڈیسن سے گفت و شنید کر کے تیار کی۔ اس رپورٹ پر فضل عمر ہسپتال کے ماہرین نے غور و خوض کرنے کے بعد اس منصوبہ پر عمل در آمد کرنے کی سفارش کی۔

دیکھئے ہسپتال کی انتظامیہ نے اس شعبہ کے افتتاح کے لئے رمضان المبارک کے پہلے ہی دن کو منتخب کیا۔ افتتاح کے لئے ہسپتال کے عملہ کے ہر فرد نے نہایت لگن اور دلچسپی سے کام کیا۔ یہ نہایت سادہ مگر پروقار تقریب تھی۔ ان یونٹس کو بہت ہی خوبصورت پھولوں، گلدستوں' رنگ برنگی جھنڈیوں اور غباروں سے ڈاکٹرز' نرسز اور دیگر کارکنوں نے مل جل کر سجایا تھا۔ ہر ایک کے چہرے سے خوشی جھلک رہی تھی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خواہش آج کے بابرکت دن پوری ہوئی۔ جس طرح یہ یونٹس نہایت سادہ' صاف ستھرے مگر تمام سہولتوں سے آراستہ ہیں تمام مہمان اور میزبان بھی اسی انداز سے تیار ہو کر اس خوشی میں شرکت کے لئے آئے۔ اس تقریب کا آغاز اللہ تبارک تعالیٰ کے نام سے ہوا اس تقریب کے بعد افطاری ہوئی پھر سب محمود و ایاز نے ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر نماز مغرب ادا کی اور سب نے خوشی سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کیوں نہ خوش ہوں؟ ارشاد خداوندی ہے کہ جس نے ایک فرد کو زندہ کیا گویا اس نے ساری انسانیت کو زندہ کیا۔ خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں ایسی مقبول خدمت کی توفیق ہسپتال کے تمام عملہ کو عطا کرے۔ ہم نے اپنی دوربین اور خوردبین سے یہ نظارہ کیا۔ کیا کرتے دس سال سے ہمارا واسطہ ہی ان Scopes سے ہی ہے۔

آیئے آپ کو بھی ان یونٹس کی سیر کرائیں۔

ایک اچھے ICU اور CCU کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ سادہ ہونے کے باوجود ایسی سہولتوں سے آراستہ ہو جو مریضوں کی انتہائی نگہداشت کے لئے ضروری ہیں۔

ہسپتال میں میڈیسن وارڈ کی طرف چلیں تو دائیں طرف بالکونی کے عین وسط میں ایک سائن بورڈ نظر آتا ہے "CCU . ICU" یہ یونٹس پرانی عمارت میں ضروری تبدیلیاں کر کے بنائے گئے ہیں۔ شیشے کا دروازہ کھولیں اور بند کریں تو احساس ہوتا ہے کہ یہ شور نہیں کرتا۔ یہ حصہ نرسنگ سٹیشن کہلاتا ہے۔ اس کمرہ میں ایک بڑا کاؤنٹر ہے۔ اور وہاں ہر وقت عملہ ڈیوٹی پر موجود ہے۔ اس کمرہ کو کنٹرول روم بھی کہتے ہیں۔ یہ بہت ہی اچھے ہسپتالوں کی طرز پر بنایا گیا ہے۔ یہ سسٹم عموماً" ترقی یافتہ ممالک میں دیکھا گیا ہے۔ ان ممالک میں بھی مریض کا کوئی رشتہ دار' دوست یا عزیز اس پوائنٹ سے آگے نہیں جا سکتا۔ ان لوگوں کو مریض کے بارہ میں جو بھی معلومات درکار ہوں وہ اس وقت ڈیوٹی پر عملہ آپ کو بتائے گا۔ کنٹرول روم کی دائیں طرف ICU ہے اور بائیں طرف CCU ہے ہر یونٹ کا رقبہ ۱۸ مربع فٹ ہے۔ ان کی ثانوی چھتیں آٹھ فٹ اونچی ہیں جن میں بہت ہی خوبصورت روشنی کا سسٹم نصب کیا گیا ہے۔ فرش بہت ہی خوبصورت vinyl tyles سے بنائے گئے ہیں جو بہت ہی آسانی سے صاف ہو جاتے ہیں۔

مریض کے تخلیہ کے لئے ہر کمرہ کے طول و عرض کو پردوں کے ذریعہ چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہلکے وزن اور Diffuse Mesh کے پردے جن کے آرپار نظر نہ آئے لاہور سے بمشکل ہی ملتے ہیں۔ اور جب نیت بھی یہ ہو کہ کپڑا بھی خود خرید کر پردے بنوانے ہیں تاکہ خرچ کم ہو اور معیار بھی کسی غیر ملکی وارڈ کی طرز پر ہو تو یہ کہاوت یاد آتی ہے "**پیسے وی گھٹ لگن تے رنگ وی چوکھا چڑھے**" ہر کام اسی خلوص اور جذبہ سے ہوا ہے۔ اس مرحلے کو مکمل کرنے میں مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب کی ہدایت پر ہسپتال کے عملہ کے کئی افراد نے بھرپور محنت کی۔ آخر کار جب وہ حسب منشاء چیزیں لانے میں کامیاب ہوتے تو دیکھنے والوں کی آنکھیں یہ کہتیں کہ "فرہاد کے جوئے شیر لانے سے کم نہیں"۔

ہر یونٹ میں شیشے کی دو کھڑکیاں ہیں۔ اور ان کے آگے Viewtain blinds لگائے ہوئے ہیں۔ ایک مقصد تو یہ ہے کہ اگر سورج کی روشنی زیادہ ہے تو اس کو روکا جا سکے۔ اور اگر مریض کی یہ خواہش ہو کہ وہ بستر پر لیٹے لیٹے باہر کے نظارہ سے بھی لطف اندوز ہو سکے تو سکرین کو خواہش کے مطابق کھول دیا جائے۔ ان کمروں کی دیواریں بہت ہی جاذب نظر آف وائٹ رنگ کی ہیں۔ ان یونٹس کی تعمیر میں اس امر کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ خوردنی جراثیموں سے انفکشن کے خطرہ کو کم سے کم کر دیا جائے۔

ان یونٹس میں PETAL کا ایر کنڈیشن سسٹم لگایا گیا ہے تاکہ مریضوں کو موسمی درجہ حرارت کی کمی و زیادتی سے تکلیف نہ ہو اور وہ جلد از جلد صحت یاب ہو سکیں۔

CCU.ICU میں سہولتیں

ہر یونٹ میں چار بیڈ ہیں۔ ان کو عموماً" فاؤلر (Fowler Beds) کہتے ہیں۔ ان کو تین اطراف سے ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے (سرہانے' پاؤں اور درمیان) اس کے علاوہ ایک کثیر المقاصد (CCU BED) بھی خریدا گیا ہے جس کو آٹھ مختلف سمتوں میں ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔ جو کہ دل کے بہت ہی شدید مریضوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بیڈ کی خصوصیت یہ ہے کہ ایکسرے۔ اور دوسری تمام ضروری طبی امداد (Procedures) اسی بیڈ پر دی جا سکتی ہے۔ مریض کو دوسری جگہ منتقل نہیں کرنا پڑتا۔ ان یونٹس کو بناتے وقت یہ کوشش کی گئی ہے کہ ہر بیڈ کے ساتھ مریضوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

میڈیکل گیسز ۱۔ ہر بیڈ کے ساتھ میڈیکل گیس (Medical Gases) یعنی آکسیجن کا پوائنٹ ہے۔ اس پوائنٹ میں آکسیجن ایک سنٹرل سسٹم سے آتی ہے۔ بوقت ضرورت آکسیجن کو بیڈ کے ساتھ سے ہی سوئچ آن یا آف کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک پوائنٹ میں ہوا بہت ہی پریشر کے ساتھ آتی ہے جسے (Compressed air) کہا جاتا ہے۔

الیکٹریکل پوائنٹس ۲۔ ہر بیڈ کے ساتھ چار الیکٹریکل پوائنٹس ہیں۔ جن سے ہر قسم کی مشینری کو بجلی سپلائی کی جا سکتی ہے۔

نرس کال سسٹم ۳۔ ایک نرس کال پوائنٹ (Nurse call point) ہے۔ اس بٹن کو دبائیں تو فوراً نرس کی توجہ آپ کی طرف مبذول ہو جائے گی۔

۴۔ ہوا کو کھینچنے کا پوائنٹ

(Suction point) بھی سنٹرل سسٹم کے ساتھ منسلک ہے۔ اس پوائنٹ کے ساتھ باریک نلی یا ٹیوب کو لگا کر مختلف قسم کے کام لئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر جگر، معدہ یا پتہ کے اپریشن کے بعد مریضوں کو جب ہوش آتا ہے تو عموماً قے آنے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور اگر یہ تکلیف بار بار ہو تو بہت ہی نقصان دہ ہے۔ اس تکلیف کو رفع کرنے کی خاطر ایک باریک سی ربڑ کی نلی مریض کے ناک کے ذریعے معدہ میں ڈال کر اس سسٹم کے ساتھ سیٹ کر دی جاتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ آہستہ آہستہ جو بھی مواد معدہ میں جمع ہو گا وہ نلی کے ذریعہ خود بخود نکلتا رہے گا اور مریض کو قے نہیں آئے گی۔ اس سسٹم کے بے شمار فوائد ہیں صرف سمجھانے کی غرض سے ایک مثال سے کام لیا گیا ہے۔

۵۔ ٹیلی فون پوائنٹ۔ CCU میں بیڈ کے ساتھ ٹیلی فون پوائنٹ بھی دیا گیا ہے۔ اس کی افادیت کسی سے بھی پوشیدہ نہیں۔

۶۔ بلیپ سسٹم (Bleep system)۔ یہ بارہ بلیپرز پر مشتمل ایک سسٹم ہے جس کا کنٹرول نرسنگ سٹیشن میں ہے۔ یہ بلیپرز بارہ مختلف سپیشلسٹ اور دوسرے ڈاکٹرز کو دیئے گئے ہیں۔ جن کو بوقت ضرورت Bleep کریں تو وہ چند منٹ کے اندر ہسپتال میں پہنچ جائیں گے۔

اس کا طریق یہ ہوتا ہے کہ ایک چھوٹا سا آلہ ڈاکٹر صاحب کی جیب میں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ جونہی ہسپتال سے Bleep کیا جائے گا ڈاکٹر صاحب کی جیب میں لگے ہوئے آلے سے آواز آنی شروع ہو جائے گی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جہاں بھی ہوں سارے کام چھوڑ کر فوری طور پر ہسپتال پہنچ جائیں۔ یہ آلہ ایک شہر کے دائرے میں کام کرتا ہے۔

۷۔ کارڈیئک مانیٹر

(Cardiac Monitor) یہ کمپیوٹرائزڈ مانیٹر ہے جو کہ مریض کے دل کی دھڑکن، خون کا دباؤ۔ اور درجہ حرارت براہ راست سکرین پر دکھاتا ہے۔ یہ تمام مانیٹرز نرسنگ روم میں ایک سنٹرل مانیٹر کے ساتھ منسلک ہیں جس کی سکرین پر نرس ہر وقت کڑی نظر رکھتی ہے۔

۸۔ معائنہ کی لائٹ۔ ہر بیڈ کے ساتھ ایک معائنہ کی لائٹ بھی لگائی گئی ہے۔ جس کا رخ ضرورت کے مطابق سیٹ کر کے معائنہ کیا جا سکتا ہے۔ ہر بیڈ کے ساتھ دوائیاں اور ضروری سامان رکھنے والی ایک کارٹ ہے۔ جس کے اوپر خوبصورت گلدستہ رکھا ہوا ہے۔ ہر بیڈ کے ساتھ انتہائی آرام دہ کالے رنگ کا صوفہ سیٹ بھی رکھا ہوا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریض کافی عرصہ بیڈ پر لیٹ کر تھک جاتے ہیں تو ان کا دل کرتا ہے کہ وہ کسی آرام دہ صوفہ پر بیٹھ کر تھوڑی دیر ستالیں۔

۹۔ سانس دلانے والی مشین

(Ventilator) یہ مشین مریض کو سانس دلانے میں مددگار ہوتی ہے مثال کے طور پر دل کے دورہ (Myocardial Infarction) اور بعض نظام تنفس کی بیماریوں میں خون میں اتنی آکسیجن نہیں ہوتی جتنی مقدار دل کے نارمل کام کرنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ اور درد اکثر دل کے اس حصہ میں ہوتی ہے جہاں دل کو خون کی سپلائی کرنے والی شریان (coronary artery) دل میں داخل ہوتی ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ مریضوں کے سینہ میں درد ہوتا ہے۔ قے آتی ہے۔ اور درد کافی دیر تک محسوس ہوتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ بہت زیادہ تھکان محسوس ہوتی ہے۔ سانس رک رک کر آتا ہے۔ پسینہ بھی آتا ہے۔ اگر مریض کو فوری طور پر ہسپتال لے آئیں تو سانس دلانے والی مشین کے ذریعہ مدد دی جاتی ہے اور جان لیوا خطرہ ٹل سکتا ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ مریض کو ہسپتال یا تو لایا ہی نہیں جاتا۔ یا لانے میں تاخیر کی جاتی ہے۔ اور ۶۰ فیصد اموات اس غفلت کی وجہ سے ہی واقع ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ Defibrillator جب دل کا دورہ پڑتا ہے تو مریض کے دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہو جاتی ہے اور رک بھی جاتی ہے۔ چنانچہ دل کو چلانے کے لئے انرجی کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ جدید طریقہ پر دی جاتی ہے اس میں ڈائریکٹ کرنٹ (DC کرنٹ) کو ایک کیپیسیٹر میں جمع کر کے بہت ہی مختصر وقت کے لئے ہائی انرجی کا جھٹکا دیا جاتا ہے یہ بجلی کا جھٹکا چھاتی پر منتقل کرنے کے لئے الیکٹروڈ استعمال کئے جاتے ہیں اس عمل کی نگرانی Defibrilator کے ذریعہ بہت ہی محتاط طریق پر کمپیوٹر کے ذریعے کی جاتی ہے۔

۱۱۔ Pacing System

ایمرجنسی میں بعض مرتبہ یہ ضرورت ہوتی ہے کہ دل کی حرکت کو برقرار رکھنے کے لئے الیکٹریکل انرجی کی سپلائی چھاتی کی جلد یا نظام ہضم میں ایک باریک سے تار ڈال کر دی جائے۔ اگر مریض کی حالت بہت ہی خطرناک ہو تو چھاتی میں سے باریک سی تار ڈال کر دل کی جھلی کو براہ راست انرجی دی جاتی ہے۔ لیکن یہ عمل چند منٹوں سے زیادہ کرنا ممکن نہیں۔ آج کل سب سے بہترین طریق یہ ہے کہ عارضی pacemaker لگا کر اس کی کارکردگی کو ریڈیوسکوپ کے ذریعہ کنٹرول کیا جائے۔ لیکن کچھ مریضوں میں مستقل طور پر pacemaker لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے جس کے لئے مریض کی جلد کے اندر مناسب جگہ پر ایک چھوٹا سا Pacemaker لگا دیا جاتا ہے۔ اور اس میں جو چھوٹی سی بیٹری استعمال ہوتی ہے اس کی میعاد پانچ سے دس سال تک ہے۔

۱۲۔ کنٹرول روم جیسا کہ پہلے مختصراً ذکر ہو چکا ہے کہ یہ کمرہ نرسنگ سٹیشن اور کنٹرول روم بھی ہے۔ یہاں پر مریضوں کا مکمل اور لحظہ بہ لحظہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ ایکسرے Illuminators کاؤنٹر کی سامنے والی دیوار پر نصب ہیں۔ ہسپتال کے تمام شعبہ جات کے ساتھ کنٹرول روم کا انٹرکام کے ساتھ ہر وقت رابطہ رہتا ہے۔ کنٹرول روم سے اگر نرسوں یا ڈاکٹروں کو CCU میں جانے کی ضرورت پیش آئے تو وہ اپنے جوتے اتار کر وہاں رکھے ہوئے جوتے، سفید گاؤن اور منہ کو ماسک سے ڈھانپ کر اندر جاتے ہیں۔ ان تمام احتیاطوں کا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح سے بھی بیرونی جراثیم نرسوں یا ڈاکٹروں کے جوتوں، کپڑوں یا سانس لینے سے بھی مریضوں پر اثر انداز نہ ہو سکیں۔ یہ کمرہ ہر قسم کی Activity کا سنٹر ہے۔

مستقبل کی طرف قدم فضل عمر ہسپتال کی لیبارٹری کو بھی بہت حد تک جدید طریقوں پر استوار کر دیا گیا ہے اور مزید اضافہ و ترقی عنقریب مکمل ہو جائے گی۔ اسی طرح اپریشن تھیٹرز کو بھی جدید طریق پر آراستہ کر دیا گیا ہے۔ انتہائی نگہداشت اور امراض دل کی نگہداشت کے یونٹس کے اضافہ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال اب ان اکثر سہولتوں سے آراستہ ہو چکا ہے جو کہ دل اور سینہ کے آپریشن کے لئے موزوں ہیں۔ یہ سہولت عوام کو مستقبل قریب میں فراہم کی جا سکتی ہے۔

ہسپتال کی ترقی کی طرف یہ تو آغاز ہے۔ مغربی دنیا اور جاپان میں مذکورہ شعبہ جات میں اس قدر ترقی ہو چکی ہے کہ وہاں ایسے یونٹس میں بے شمار مشینیں اور دوسرا سامان رکھے جاتے ہیں جن پر کروڑوں ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ ہم اور ہمارا ملک غریب ہے اور جو وسائل ہیں اگر ان کو سامنے رکھتے ہوئے تجزیہ کریں تو یقیناً ایسے یونٹس بنانا بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ یہ تو آغاز ہے وقت کے ساتھ ساتھ مزید ترقی و اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

ایک ضروری بات آپ کو بتاتے چلیں کہ جب بھی کسی کو اچانک دل کا دورہ پڑتا ہے تو لوگ مریض کو ہسپتال لانے میں دیر کرتے ہیں جب دل کی حرکت رک جاتی ہے تو دماغ کو خون نہیں پہنچتا اور اگر چند منٹوں کے لئے خون کی سپلائی دماغ میں نہ جائے تو دماغ کے خلیات مردہ ہو جاتے ہیں۔ دل کو تو مشینوں کی مدد سے دوبارہ بھی چلا لیتے ہیں مگر دماغ کو کون چلائے "ایسا فی الحال دنیا میں کہیں بھی ممکن نہیں" تو خدانخواستہ اگر کسی کو آپ دیکھیں کہ دل کا دورہ پڑنے کا شک ہے تو اسے لیکر فوراً بلا تاخیر ہسپتال کی طرف دوڑیں۔ اگر فوری لے جانے کی سہولت میسر نہ ہو تو ربوہ کے لوگ 115 نمبر پر فون کریں۔

الفضل کے بارے میں قارئین کے تاثرات

○ ایک وفات یافتہ احمدی بزرگ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:-

میرے ساتھ بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ بعض دفعہ تفکرات اور دکھ درد سے بھرپور سینے میں لئے بیٹھا...... ہوتا ہوں کہ اچانک تازہ الفضل پر نظر پڑتی ہے اور میں سب سے پہلے ملفوظات حضرت اقدس کا مطالعہ کرنے لگ جاتا ہوں اور جوں جوں پڑھتا جاتا یا بار بار پڑھتا ہوں دل سے غموں کا بوجھ ہلکا ہوتا جاتا ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم محمد احمد صاحب فہیم مربی سلسلہ احمدیہ ابن صوبیدار محمد اشرف خان صاحب دارالبرکات ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ آنسہ حمیرا صاحبہ بنت ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر صاحب آف احمد نگر ربوہ مورخہ ۱۱- فروری ۹۴ء کو بعد از نماز جمعہ بیت احمد نگر میں مبلغ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا اور دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتے کو فریقین کے لئے خیروبرکت اور دینی و دنیاوی ترقیات کا موجب کرے۔

درخواست دعا

○ مکرم مہر مظہر احمد کارکن دارالضیافت ربوہ کے بہنوئی مکرم جاوید اختر صاحب پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ کافی علاج کے باوجود بھی مکمل آرام نہیں آرہا۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

خلافت لائبریری ٹیکسٹ بک سیکشن

○ خلافت لائبریری میں ٹیکسٹ بکس سیکشن قائم ہے۔ جہاں سے ایم۔ایس۔سی میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلباء کو کتب ایشو کی جاتی ہیں۔ تمام وہ طلباء ممبران جن کو نئی کتب کی ضرورت ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنی ضرورت کی کتب کے نام دے کر ممنوں فرمائیں نیز اگر ان کے خیال میں ٹیکسٹ بکس سیکشن میں کچھ کتب Out of date ہیں تو ان کی نشاندہی کریں تاکہ ان کی جگہ نئی کتب رکھی جاسکیں۔

ممبران اپنی تجاویز سے بھی مطلع فرمائیں تاکہ سیکشن کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔ آپ کی آراء کا انتظار رہے گا۔

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) کا ایک اہم ارشاد۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے فرمایا :-

"افراد سے میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے میری مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو کوئی دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہوسکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری کو بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا......

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۲- مئی ۱۹۹۱ء)

مستحق ذہین طلبہ کے لئے "شعبہ امداد طلبہ" میں اعانت کریں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بامد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔

اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کردیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

فقہ احمدیہ کی نظر ثانی

○ فقہ احمدیہ کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو عبادات اور نکاح و طلاق اور وراثت کے مسائل پر مشتمل ہیں۔ بعض احباب کے توجہ دلانے پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان پر نظر ثانی کا ارشاد فرمایا ہے۔

علماء سلسلہ 'پرسنل لاء پر عبور رکھنے والے جماعت کے وکلاء و دیگر اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ ہر دو جلد فقہ احمدیہ کا مطالعہ کرکے ان میں جو حصہ قابل اصلاح خیال فرمائیں اس کی نشاندھی فرمائیں۔ لیکن محض اپنا ذاتی تبصرہ دے دینا کافی نہ ہوگا بلکہ اپنی رائے کی تائید میں شرعی دلائل بھی مکمل تحریر فرمائیں۔

امید کی جاتی ہے کہ احباب کرام ایک ماہ کے اندر اپنے تبصرے دفتر ناظم دارالافتاء ربوہ میں بھجوادیں گے۔

(ناظم دارالافتاء)

بقیہ صفحہ ۳

بھر کر لے جاتے۔ رمضان شریف میں سحری سے پہلے دودھ بلویا جاتا تاکہ سحری سے پہلے لوگ لے جاسکیں۔

اماں جی کا انتقال جولائی ۱۹۴۲ء میں ہوا۔ خدا تعالیٰ بلند ترین درجات سے نوازے۔ حضرت سیدہ اماں جان نصرت جہاں بیگم تشریف لائیں اور میت کے سرہانے خاصی دیر کرسی پر بیٹھی رہیں اور پھر فرمایا۔ کہ جنازہ عصر کی نماز کے بعد ہو۔ تاکہ قادیان کی کوئی عورت ایسی نہ رہے جو ان کا منہ نہ دیکھ سکے۔

اباجی کو حضرت مولانا حکیم نورالدین امام جماعت الاول اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد۔ امام جماعت الثانی سے بھی والہانہ لگاؤ تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی جب قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو اکثر اباجی کو امیر مقامی مقرر فرماتے۔ اباجی کو حضرت بانی سلسلہ کے بچوں سے بہت پیار تھا۔ آپ بڑے سے لے کر چھوٹے تک سب کا احترام اور عزت کرتے۔ ان کا ادب اور لحاظ فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے خدا کے پیاروں کی اولاد بھی خدا کو پیاری ہوتی ہے۔

خاندان کے ہر فرد نے بھی اباجی سے پیار کیا۔ ادب کیا اور محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

میں نے ہوش سنبھالتے ہی اباجی کو نمازوں کا بہت پابند پایا وہ حتی الوسع ہر نماز بیت المبارک یا بیت الاقصیٰ میں ادا فرماتے۔ میں نے جب بھی کبھی راتوں کو ان کو نوافل ادا کرتے دیکھا تو ان پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری ہوتی۔ جب وہ ایک دفعہ نماز چار رکعت یا دو رکعت شروع کردیتے تو ختم ہونے میں نہیں آتی تھی۔ اگر سورۃ فاتحہ پڑھ رہے ہیں تو ہر لفظ کو اتنی رقت سے پڑھتے اور اتنی دفعہ دہراتے کہ کھڑے کھڑے بہت وقت گزر جاتا۔ سجدہ میں جاتے تو خدا کی بارگاہ سے سر اٹھانے کو دل نہ چاہتا۔ کبھی بیماری کی حالت میں دن کے وقت بیت الصلوۃ میں نہ جاسکتے تو گھر میں نماز پڑھتے۔ اتنے میں اگر کوئی کسی کام سے آجاتا تو دیر تک بیٹھ کر انتظار کرتا تاکہ کب آپ نماز ختم کریں تو بات ہو گویا عشق خداوندی میں اتنے غرق تھے کہ جب اس کے حضور کھڑے ہو جاتے۔ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب فون: ۶۴۳ ۵۵۰

مبارک صد مبارک
۱۲ گھنٹے نشریات مبارک ہوں
۸' مکمل ڈش انٹینا مع امپورٹڈ ریسیور ۹۵۰۰/-
۸' مکمل ڈش انٹینا مع پاکستانی ریسیور ۶۵۰۰/-
نیز ہر سائز کی ڈشیں ہول سیل میں دستیاب ہیں
ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: دفتر ۳۰۸۰۶ رہائش: ۶۸۰۳۷۳

خبریں

ربوہ : 15 - فروری-1994ء

سردی زیادہ ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انکشاف کیا ہے کہ چار سال قبل جب وہ برسراقتدار تھیں تو انہوں نے اس وقت کے بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کو بھارتی پنجاب میں سکھ علیحدگی پسندوں کی شورش پر قابو پانے میں مدد دی تھی۔ ایسا ہم نے دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت نہ کرنے کے اصول کی بنا پر کیا تھا۔ سکھ بھارت سے الگ ہو جانے والے تھے۔ ہم بھارت کی مدد نہ کرتے تو نہ معلوم بھارت آج کہاں ہوتا۔

○ بے نظیر بھٹو کے سکھوں کی شورش کے متعلق بی بی سی کو دیئے گئے انٹرویو پر مختلف سیاسی رہنماؤں نے شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم ہر وہ اقدام کریں گے جو ملکی مفاد میں ہوگا۔ ہم عدالت میں جائیں گے۔ اس کے علاوہ بے نظیر کے خلاف نااہلیت کا کیس بھی بھیجا جائے گا۔ ڈاکٹر اسرار نے کہا کہ یہ وزیر اعظم کا انتہائی غیر ذمہ دارانہ بیان ہے۔ جماعت اسلامی کے مولانا جان محمد عباسی نے کہا ہے کہ یہ بیان پوری قوم کے لئے تشویش کا باعث ہے۔

○ وزیر خارجہ پاکستان سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ ہم نے کشمیر کے بارے میں قرارداد میں بھارت کا نام سفارتی آداب کے پیش نظر نہیں لیا۔ انہوں نے کہا کہ انسانی حقوق کمیشن سے قرارداد واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پاکستان اس قرارداد کو ضرور منظور کرائے گا۔

○ حکومت پاکستان نے پی ٹی سی اور واپڈا کی نج کاری کے لئے قوانین میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ نج کاری کے عمل میں ہر رکاوٹ دور کی جاسکے۔

○ پنجاب ہائی کورٹ نے انٹر کورٹ اپیل کی سماعت کے دوران عبوری دادرسی کے لئے بلدیاتی اداروں کے معزول چیئرمینوں کا موقف مسترد کرتے ہوئے اسے مفاد عامہ کیس قرار دیا ہے۔ درخواست میں بلدیاتی اداروں کے سابق سربراہوں کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔

○ سابق اٹارنی جنرل شریف الدین پیرزادہ نے انکشاف کیا ہے کہ سابق صدر ضیاء الحق ۱۸- اگست ۱۹۸۸ء کو آئین سے ماورا اقدامات کرنے والے تھے۔

○ سندھ میں بلدیاتی انتخابات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ یہ انتخابات اس سال مئی میں کرائے جانے تھے۔

○ سندھ کی حکومت اس وقت سخت مالی بحران کا شکار ہے اور فنڈز کی اس قدر کمی ہے کہ سندھ میں ہونے والے تمام ترقیاتی کام بند پڑے ہیں۔

○ مخدوم الطاف احمد کو پنجاب کابینہ میں سینئر وزیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ اپوزیشن کی درخواست پر قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۶- فروری کو طلب کر لیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں سرحد کے بحران، کپاس کی فصل کی تباہی اور موٹروے کے معاملات پر بحث کی جائے گی۔

○ سپاہ صحابہ لاہور کے نائب صدر مولانا سمیع اللہ جھنگوی گذشتہ روز جنرل ہسپتال لاہور میں دم توڑ گئے۔ ان کو ۱۱- فروری کو مزنگ میں دو موٹر سائیکل سواروں نے گولی مار کر زخمی کیا تھا۔ ملزم ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے۔

○ پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما مخدوم امین فہیم نے اصولی طور پر پیپلز پارٹی چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مخدوم خاندان نے سندھ اسمبلی کے ۲۰- اراکین کی حمایت حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔

○ سرحد اپوزیشن کی طرف سے صوبائی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی ریکوزیشن پر سرحد اسمبلی کا اجلاس ۱۶- فروری کو طلب کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ اجلاس پشاور ہی میں منعقد ہوگا۔

○ میاں نواز شریف کی صدارت میں مسلم لیگ (ن) اور اے این پی کا بند کمرے میں اجلاس ہوا۔ جس میں ۴۲ سے ۴۶ ارکان اسمبلی کی شرکت کا دعویٰ کیا گیا۔ اس اجلاس میں وفاداری تبدیل کرنے والے ارکان کو اسمبلی کے اندر جانے سے روکنے اور ان کے حلقوں کے عوام کو اسمبلی تک پہنچانے کے بارے میں فیصلے کئے گئے۔

○ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ مرکزی حکومت براہ راست سرحد کے معاملات میں مداخلت کر رہی ہے جو آئین اور صوبائی خودمختاری کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گورنر کو متنازعہ بنانے اور وفاقی حکومت کے غیر جمہوری اور غیر آئینی ہتھکنڈوں کی وجہ سے صوبہ سرحد میں صورتحال خراب ہو رہی ہے۔

○ سرحد اسمبلی میں قائد حزب اختلاف آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پیر صابر شاہ کے خلاف ان کی تحریک عدم اعتماد جمہوری اور آئینی ہے۔ جسے واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمیں مطلوبہ تعداد حاصل ہے اس لئے تحریک کو گولی یا گھیراؤ جلاؤ سے نہیں روکا جاسکتا۔

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک ٹائم
دوران رمضان المبارک
صبح 8 تا 10 بجے دارالیمن وسطی
صبح 10 تا 2' شام 5 تا 7
رحمت بازار ربوہ
فون نمبر گھر 211186

کیور ٹیو ادویات اور رمضان المبارک
رمضان المبارک میں کیور ٹیو سسٹم کی ادویات افطاری کے بعد ایک خوراک، سونے سے قبل ایک خوراک اور سحری کے وقت ایک خوراک استعمال کریں۔
کیورٹیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون۔ آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
• مدر ٹنکچر • پوٹینسیاں • اور بائیو کیمک کی تمام ادویات، خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ • شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیورٹیو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی گول بازار ربوہ رجسٹرڈ پاکستان
فون: آفس ۷۷۱، کلینک: ۶۰۶

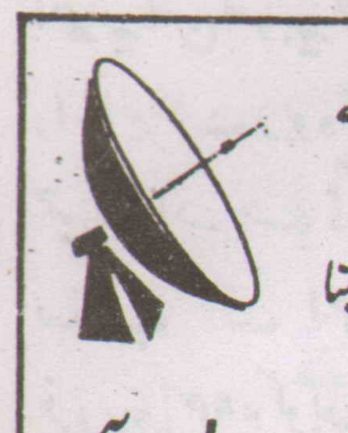
بفضل خدا تعالیٰ ہم انٹرنیشنل معیار کے بہترین ڈش انٹینا بناتے ہیں
یہی وجہ ہے کہ ہمارے ڈش انٹینا عام ڈش انٹینا کی نسبت بہترین رزلٹ دیتے ہیں
بہترین تصویر | ڈش انٹینا کی ٹیکنالوجی میں اب بہت آگے | صاف آواز
ڈش ماسٹر ربوہ
اقصیٰ روڈ
فون: (0092)04524-211274 رہائش: 212487
پروپرائیٹر: بشارت احمد خان

۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان اعوان
خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
خداوند کریم کی رحمت سے اسّی 80 سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے۔ آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد چوک کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510664
نارووال روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد ٹرکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065

Digitized by Khilafat Library Rabwah